رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

| ایڈیٹر غلام نبی | تار کا پتہ الفضل قادیان | شرح چندہ پیشگی | سالانہ ۱۵ | ششماہی ۸ | سہ ماہی ۴ ۱۲ |

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | ۱۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۶ اگست سنہ ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۹۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ ½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو سردرد اور زکام کی تکلیف رہی۔ اور انفلوانزا کی علامات پیدا ہو گئیں۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندہ خدا کے زندہ نشانات

"حقیقی خدادانی تمام اسی میں منحصر ہے۔ کہ اس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے۔ کہ جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اور اپنے پُر شوکت اور لذیذ کلام سے ان کو تسلی اور سکینت بخشتا ہے۔ اور جس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے بولتا ہے۔ ایسا ہی یقینی طور پر جو بکلی شک و شبہ سے پاک ہے۔ ان سے باتیں کرتا ہے۔ ان کی بات سنتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے۔ اور ان کی دعاؤں کو سُن کر دعا کے قبول کرنے سے ان کو اطلاع بخشتا ہے۔ او ایک طرف لذیذ اور پُرشوکت قول سے اور دوسری طرف معجزانہ فعل سے اور اپنے قوی اور زبردست نشانوں سے ان پر ثابت کر دیتا ہے۔ کہ میں ہی خدا ہوں۔ وہ اول پیشگوئی کے طور پر ان سے اپنی حمایت اور نصرت اور خاص طور کی دستگیری کے وعدے کرتا ہے۔ اور پھر دوسری طرف اپنے وعدوں کی عظمت بڑھانے کے لئے ایک دُنیا کو ان کے مخالف کر دیتا ہے۔ اور وہ لوگ اپنی تمام طاقت اور تمام مکروفریب اور ہر ایک قسم کے منصوبوں سے کوشش کرتے ہیں۔ کہ خدا کے ان وعدوں کو ٹال دیں۔ جو اس کے ان مقبول بندوں کی حمایت اور نصرت اور غلبہ کے بارے میں ہیں۔ اور خدا ان تمام کوششوں کو برباد کرتا ہے۔ وہ شرارت کی تخم ریزی کرتے ہیں۔ اور خدا اس کی جڑ باہر پھینکتا ہے۔ وہ آگ لگاتے ہیں۔ اور خدا اس کو بجھا دیتا ہے۔ وہ ناخنوں تک زور لگاتے ہیں۔ آخر خدا ان کے منصوبوں کو انہی پر الٹا کر

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک مکتوب

اصول تفسیر القرآن کا ذکر

ایک صاحب کو حضور نے لکھایا۔

اصول تفسیر قرآن تو بہت ہیں مگر چند بیان کرتا ہوں۔

(۱) دل کو پاک کرنا اور اپنے خیالات کو دل سے نکال کر خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرتے ہوئے قرآن کریم کا مطالعہ کرنا۔ قرآن کریم میں آیا ہے۔ لا یمسہ الا المطھرون

(۲) عربی لغت ترجمہ اور مضمون کے لئے سب سے مقدم ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ہم نے اسے قرآنا عربیا اتارا ہے۔ پس بجائے اپنے پاس سے معنے نکالنے کے عربی لغت کو دیکھنا چاہیئے۔

(۳) دعا قرآن کریم شروع میں فرماتا ہے اھدنا الصراط المستقیم

(۴) ایسے معنے نہ کئے جائیں۔ جو دوسری آیات کے خلاف ہوں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا

(۵) سنت اللہ کے خلاف معنے نہ کرے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لن تجد لسنت اللہ تبدیلا۔

(۶) ترتیب پہلی اور پچھلی آیتوں سے مل کر معنے دیتی ہے۔ پس وہ معنے کرے جو قرآن کریم میں ترتیب ثابت کرتے ہوں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے قرآن بیان للناس ہے۔ یعنی خود اس کی آیات ایک دوسرے کی مفسر ہیں۔

(۷) وہ معنی جو اخلاق کے خلاف ہوں یا انسان کے لئے تباہی کا موجب ہوں درست نہ ہوں گے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے قرآن کریم ذکرکم ہے۔ یعنی تمہاری عزت اور شرف کی زیادتی کے لئے نازل ہوا ہے۔

(۸) معرفت کی زیادتی کے لئے فرماتا ہے قرآن کریم میں متشابہات بھی ہیں یعنی پہلی کتب سے ملتی ہوئی تعلیم اور محکمات بھی ہیں۔ یعنے وہ تعلیمات جو پہلی کتب سے زائد ہیں یا ان کی تعلیم کو ترقی دے کر کامل کر کے بتایا ہے۔ فرمایا ھن ام الکتاب یعنے باعث نزول قرآن وہی ہیں۔ پس ان کی جستجو ضروری ہے کہ وہی اسلام کی فوقیت دوسرے ادیان پر ثابت کرتی ہیں۔ خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری

گورنمنٹ پنجاب سے خطاب

دہلی کے معزز اخبار "ریاست" نے اپنے ۱۹ر اگست کے پرچہ میں جو لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے۔ اس میں گورنمنٹ پنجاب کو حسب ذیل الفاظ میں مخاطب کیا ہے۔

"اگر یہ گورنمنٹ آنکھیں کھول کر دیکھنے کے لئے تیار ہو تو ہم اس کی توجہ "زمیندار" کے تازہ قادیان نمبر پر دلاتے ہیں۔ جس میں قادیان کی احمدی پبلک اور ان کے پیشوا کے خلاف مضامین میں بے شرم جہنمی۔ ملحد۔ دجال۔ کذاب۔ نفس پرست۔ اور اخلاق باختہ جیسے الفاظ لکھے گئے ہیں۔ ہم سر سکندر حیات کی گورنمنٹ سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا قادیان کے احمدی ایک فرقہ نہیں ؟ کیا اس فرقہ میں لاکھوں لوگ شامل نہیں جن کے جذبات اس نمبر کے شائع ہونے کے باعث مجروح ہوئے اور کیا یہ مضامین دو اقوام کے درمیان کشیدگی پیدا کرنے والے قانون کی زد میں نہیں آتے۔" اس سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے متعلق اخبار "زمیندار" کا رویہ

آزاد اور منافرت انگیز ہے۔ کہ غیر جانبدار حلقوں میں بھی اسے نہایت شدت کے ساتھ محسوس کیا جا رہا ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۴ر اگست ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۰۳۰	خدا بخش صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۰۳۱	رضیہ بیگم صاحبہ	" امرتسر
۱۰۳۲	نظام الدین صاحب	" "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پورے کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پر کرکے امیدواری کی درخواست معہ تمام سارٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی درخواستیں۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۷ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوادیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کرلیں۔ خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱	نام و ولدیت درخواست کنندہ	۵	امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سنہ
۲	تاریخ بیعت	۶	خلاصہ سندات و سفارشات
۳	تاریخ پیدائش	۷	صحت
۴	امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ	۸	کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط:- نمبر ۱ احمدی ہونا لازمی ہے۔ نمبر ۲ عمر ۱۸ سال سے ۲۸ سال ہو۔ نمبر ۳ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جائے۔ نمبر ۴ میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے نمبر ۵ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جا سکتی ہیں۔ نمبر ۶ کسی ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سارٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے نمبر ۷ شرط نمبر ۴ کے علاوہ کوئی اور سارٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں۔

نوٹ:- نمبر ۱ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے کسی صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔

نمبر ۲ اسامیاں فی الحال عارضی ہونگی۔ اور تنخواہ کم از کم عـ۲۰ـہ روپے ماہوار دی جائے گی لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔

نمبر ۳ جن امیدواروں کی درخواستیں تحقیقاتی کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندگان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع دی جائے گی۔ نمبر ۴ کمیشن کے کسی ممبر سے سفارش کے ذریعہ اثر ڈالنے کی کوشش امیدوار کی کامیابی میں مانع ہوگی۔

305

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

معاندین کی جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیز غلط بیانیاں

(۱)

جب سے معاندین نے جماعت احمدیہ کے خلاف نیا فتنہ کھڑا کیا ہے۔ احمدیت کے ناکام و نامراد مخالفین کی باسی کڑھی میں از سرِ نو اُبال آگیا ہے وُہ عوام کو مشتعل کرنے اور حکّام کو غلط فہمیوں میں ڈالنے کے لئے کذب بیانیوں۔ اور دروغگوئیوں کے طومار کھڑے کر رہے ہیں۔ اور اس سرگرمی کے ساتھ اس میں مصروف ہیں۔ کہ گویا ان کی زندگی کا مقصد اور مدعا یہی ہے۔ ایک طرف تو غیر مبایعین افتراء پردازیوں۔ اور الزام تراشیوں میں ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور لگا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف احرار اور ان کے مددگار غلط بیانیوں اور اشتعال انگیزیوں کے ذریعہ فتنہ کی آگ بھڑکانے میں مصروف ہیں چنانچہ اخبار "احسان" میں خوفِ خدا کو کلیتہً نظر انداز کر کے مسلسل بالکل غلط اور بے بنیاد باتیں جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کی جا رہی ہیں۔ اور اس اعلان کی بنا پر منسوب کی جا رہی ہیں۔ کہ "قادیان کے مظالم کے پیش نظر تمام احرار مجالس کو چاہیئے۔ کہ وُہ قادیان کے مظلومین کے ساتھ اظہار ہمدردی کے لئے جلسے منعقد کر کے حکومت کی پالیسی کی مذمت کریں"

لیکن جس قسم کی باتیں بطور ظلم جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ یا تو ان کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا یا پھر ان کو بالکل بگاڑ کر غلط صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً لکھا گیا۔ کہ قصرِ خلافت میں شیخ عبد الرحمٰن مصری فخر الدین صاحب اور حکیم عبد العزیز کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ اور نہایت ہی ذلیل اور ادنےٰ طبقہ کے آدمی قتل کے لئے مقرر کئے گئے۔ (احسان ۱۳ر اگست) مگر اس بے ہودہ سرائی کے غلط ہونے کا سب سے بڑا ثبوت تو یہی ہے۔ کہ یہ اس وقت لکھا گیا۔ جبکہ فخر الدین صاحب والا حادثہ رونما ہو چکا۔ گویا اس حادثہ کی آڑ پکڑ کر یہ ناپاک الزام تراشی کی گئی۔ پھر اس حادثہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک نہایت مفصل مضمون میں جن خیالات کا اظہار فرما چکے ہیں ان کو پیش نظر رکھتے ہُوئے کوئی شریف اور انصاف پسند انسان اس قسم کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتا۔ جو احرار نے علے الاعلان ظاہر کیا۔ اور "احسان" نے اسے اپنے صفحات میں نمایاں کیا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"عزیز احمدؐ کے دوستوں کی سچی خیر خواہی اور دوستی یہی ہوگی۔ کہ وُہ ان کو بتائیں۔ کہ انہوں نے غلطی کی ہے اور اسلام کی تعلیم کے خلاف کیا ہے اور خواہ کس قدر اشتعال کے ماتحت ہی ان کا فعل کیوں نہ ہو۔ وُہ اسلامی تعلیم کے خلاف ہے"

پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک ناجائز اور خلافِ شریعت فعل ہؤا ہے۔ جس کی مذمت ہمارا فرض ہے"

نیز فرماتے ہیں:۔

"آئندہ کوئی ایسا واقعہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اگر کسی سے ایسی حرکت سرزد ہُوئی۔ تو مَیں اسے فوراً جماعت سے خارج کر دُوں گا"

یہ دس صفحات کے مفصل مضمون میں سے چند فقرات پیش کئے گئے ہیں۔ جن سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس حادثہ کو جماعت احمدیہ کے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کس نظر سے دیکھا اور اس کی کتنے زور کے ساتھ مذمت فرمائی۔ اب ایک طرف ان الفاظ کو دیکھئے اور دوسری طرف اس الزام کو۔ جو یہ ہے کہ قصرِ خلافت میں شیخ عبد الرحمٰن مصری۔ فخر الدین صاحب ملتانی۔ اور حکیم عبد العزیز صاحب کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ اور اس کے لئے ذلیل اور ادنےٰ طبقہ کے آدمی مقرر کئے گئے پھر بتایئے۔ کیا دُنیا میں اس قسم کی کوئی مثال مل سکتی ہے۔ کہ جس کام کے لئے منصوبہ کر کے کسی آدمی کو مقرر کیا جائے۔ وُہ جب ہو چکے تو اس فعل اور اس کے فاعل کی اس زور کے ساتھ مذمت کی جائے منصوبہ کرنے والے تو الگ رہے۔ اس وقت تک تو ہندوستان میں کوئی ایک ایسی مثال بھی نہیں مل سکتی۔ کہ جس قوم اور مذہب سے تعلق رکھنے والے کسی شخص نے کسی کے قتل کا ارتکاب کیا ہو۔ اس کے اس فعل کے متعلق اس مذہب کے کسی ذمہ وار لیڈر اور راہنما نے معمولی الفاظ میں ہی مذمت اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہو۔ بلکہ مذہبی اشتعال انگیزی کے نتیجہ میں رونما ہونے والے ہر حادثہ قتل کے متعلق یہی نظر آئے گا۔ کہ قاتل کی کھلے یا دبے الفاظ میں حمایت کی جائے گی اور اسے اسلام کی بہت بڑی خدمت سرانجام دینے والا قرار دیا جائے گا۔ ابھی حال کا ہی واقعہ ہے۔ کہ اخبار "زمیندار" نے ایک ہندو کو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے قتل کرنے والے ایک مسلمان کے مقدمہ کا ذکر کرتے ہُوئے جس میں اسے انتہائی اشتعال کی حالت میں قتل کرنے پر سات سال قید کی سزا دی گئی۔ لکھا:۔

"مسلمانوں میں کوئی ایسا نہیں۔ کہ وُہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں کسی کو گُستاخی کرتے سُنے۔ اور اس کا خون اس کے جسم میں کھولنے نہ لگے ممکن ہے بعض پڑھے لکھے اور مصلحت اندیش لوگ ایسے اشتعال کی حالت میں بھی اپنی طبیعت پر قابو پا لیتے ہوں۔ مگر ایک جماعت ایسی بھی موجود ہے۔ جو نبی صلعم کے ناموس پر قربان ہو جانے کو ذریعۂ نجاتِ اخروی خیال کرتی ہے۔ یہ وُہ لوگ ہیں۔ جو حضور کی شان میں کسی کو گستاخی کرتے دیکھ کر اپنی طبیعت پر قابو نہیں رکھ سکتے۔ اور جو ان کے جی میں آتا ہے۔ کر گزرتے ہیں"

پھر لکھا "جس کی نسبت یہ مشہور ہوا کہ اس نے حضور کی شان میں گستاخی کی ہے۔ وُہ ان عاشقانِ رسُول کے غیظ و غضب سے نہ بچ سکا۔ جن کی افتادِ طبیعت کا قصہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ اور جو نبی کے ناموس پر قربان ہو جانے کو حصُولِ سعادت کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھتے ہیں"

پھر لکھا "مسلمان مذہبًا مامُور ہے۔ کہ حضور صلعم کی ذات گرامی پر اگر ضرورت پڑے تو جان و مال اولاد اعزہ و اقارب۔ عزت و ناموس سب قربان کر دے"

یہ وُہ خیالات ہیں۔ جو مذہبی رنگ میں اشتعال پذیر ہو کر قتل کا ارتکاب کرنے والوں کے متعلق ہمارے معاندین کے ہیں اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا جو طریق عمل ہے۔ وُہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس مضمون سے ظاہر ہے جس کے چند فقرات ہم ابھی ابھی پیش کر چکے ہیں ایسی حالت میں کسی کے قتل کا منصوبہ کرنے کا الزام ہم پر لگانا اتنا بڑا ظلم اور ناانصافی ہے۔ جسے کوئی شریف انسان ایک لمحہ کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجس سے پاک مسیحی نفس۔ اور مقدس رُوح

پر

جھوٹے الزام لگانے والے اپنی جانوں پر ظلم مت کریں

موجودہ فتنہ کے بانی اگر اپنے اس دعوے میں کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ کا ایک عظیم الشان نبی سمجھتے ہیں سچے ہیں تو بتائیں کہ کیا وہ اس عظیم الشان شخص پر گندے الزامات اور بہتان لگانے میں حق بجانب ہو سکتے ہیں؟ جس کے متعلق خدا تعالےٰ کا نبی اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر فرماتا ہے "نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" پھر ان دعاؤں کی موجودگی میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے متعلق تنہائی کی گھڑیوں میں نہائت الحاح وزاری سے کیں۔ ہاں وُہ دعائیں جو عرشِ الٰہی سے ٹکرائیں۔ جن کے جواب میں خدائے ذوالعرش نے اپنے مسیح پاک سے فرمایا:۔

کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھینگے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ان اشعار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی ترقی اور ان کے دشمنوں کی ذلت و رسوائی کے متعلق پیشگوئی ہے۔ پھر خاص طور پر حضور فرماتے ہیں ؎

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُرنور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ان اشعار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت محمودؓ کے حق میں لختِ جگر کے الفاظ بیان کرکے اپنی محبت اور شفقت کا اظہار کیا ہے۔ اور آپ کے ان دشمنوں کو جنہوں نے آپ پر عداوت کے مسموم تیر چلانے تھے بتایا ہے۔ کہ ان کی مخالفت صرف انہی تک ہی محدود نہیں رہے گی۔ بلکہ اس کا نتیجہ میری ہی مخالفت ہوگی۔ کیونکہ وُہ تو خدا کا پیارا بندہ ہے۔ اس لئے اس کی مخالفت کرنے والا حق پر نہیں ہو سکتا۔ پھر حضور نے دعا فرمائی کہ اے خدا اسے عمر اور دولت عطا کر چنانچہ جب اللہ تعالےٰ نے ایسا کیا۔ تو منافق اپنے نفاق کی مرض میں بڑھ گئے۔ اور ان کا نفاق آشکارا ہوگیا۔ پھر فرمایا بہت سی مصائب آئیں گی اور روکیں پیدا ہوں گی۔ جو اندھیروں کی طرح ہوں گی۔ پس اے خدا تو ہر ایک قسم کی ظلمت کو اس کے راستہ سے دُور کرنا چنانچہ اس کے بعد حضور نے بالہام الٰہی فرمایا:۔

کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

یعنے تمام فتنوں کی ظلمات اور تاریکیاں دور کر دی جائیں گی ہر رات نور کا پیش خیمہ ہوگی۔ اور ہر دن ترقی کی بشارت لائیگا۔ چنانچہ ابتدائے خلافتِ ثانیہ سے کوئی دن ایسا نہیں گزرا۔ جس میں کہ جماعت کو ترقی نہ ہوئی ہو۔

حضرت فضل عمر کا تقدس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور دعاؤں اور ان کی قبولیت کو دیکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی پاکیزگی اور تقدس کے خلاف کسی الزام کے دل میں لانے سے ہی نیک روح لرزاں ہوتی اور خشیت الٰہی سے کانپ اٹھتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے تاریک باطنوں نے آپ کے تقدس کے خلاف باتیں کیں۔ اور ان کے اس فعل سے خدا کا وہ الہام پورا ہُوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو یوسف قرار دیا گیا ہے۔ اور وہ الہام یہ ہے۔ تاللّٰہ تفتؤ تذکر یوسف یہ الہام جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ہے۔ اب میں دو باتیں ایسی پیش کرتا ہوں۔ جن سے حضور کے تقدس اور پاکیزگی کا علم ہو سکتا ہے۔ یہ سنی سنائی باتیں نہیں۔ بلکہ میری تجربہ شدہ ہیں۔ بعض وجوہات کی بنا پر میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ ان کا اظہار کرتا۔ لیکن موجودہ فتنہ کی مناسبت سے جو درحقیقت مستریوں کے فتنہ کا نیا جنم معلوم ہوتا ہے بیان کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔

حضرت فضل عمر کی پاکیزگی کا اثر

ایک ناپاک اور بدکردار انسان کا اثر نیکی و تقدس کے لحاظ سے صفر کے برابر ہوتا ہے۔ جو خود پاک نہیں وہ دوسروں کو کیونکر پاک بنا سکتا ہے۔ جو خود مبتلائے آثام ہو۔ وُہ دوسروں کو گناہوں سے کیونکر نجات دلا سکتا ہے۔ لیکن حضرت فضل عمر کے متعلق تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وُہ مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ پس ہر وہ شخص جس نے آپ سے خلوص اور عقیدت کا تعلق قائم کیا اس نے یقینی اور لازمی طور پر آپ کے روحانی اور تقدس کی تاثیر کو محسوس کیا ہوگا۔ اس وقت میں کسی اور کے متعلق نہیں کہتا۔ بلکہ خود اپنا تجربہ بیان کرتا ہوں۔ جب مجھے عربی ممالک میں بطور مبلغ بھیجا گیا۔ تو حضور نے مجھے اپنے ہاتھ پر بیعت لینے کی اجازت فرمائی تھی۔ اور میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں۔ کہ حضور کا یہ ارشاد میرے گناہوں سے بچنے کے لئے سب سے بڑا ممد ثابت ہوا۔ ہر وقت مجھے یہ خیال رہتا تھا۔ کہ اگر میں خدانخواستہ کسی برائی میں مبتلا ہو جاؤں۔ تو میں اپنے ہاتھ کو حضرت محمود کا ہاتھ قرار دے کر کس مونہہ سے بیعت لے سکتا ہوں۔ یہ ایک قلبی تحریک تھی۔ جسکا کسی کو بھی علم نہیں تھا۔ اور حضور کا تقدس اور آپ کی پاکیزگی میرے دل کو ہر وقت گناہوں سے پاک رہنے کی ہدائت کرتی تھی۔ اب اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فی الواقعہ خود مقدس اور رجس سے پاک نہ ہوتے تو آپ کے متبعین کو آپ سے وابستگی کی وجہ سے نیکی اور طہارت کی تحریک کیونکر ہو سکتی تھی۔ پس ناپاک ہیں وہ روحیں جو اس روح پر جیسے خدا تعالےٰ پاک قرار دیتا ہے ناپاکی کا الزام دیتی ہیں۔

نامحرم عورتوں سے مصافحہ کی ممانعت

ایک ناپاک دل اور مجرم انسان کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی ہے۔ کہ وُہ دوسروں کو بھی اسی گناہ میں مبتلا دیکھے جسکا وہ خود مرتکب ہو چکا ہو۔ تا دوسروں کو اس پر اعتراض کا موقعہ نہ ملے۔ اور وہ اسکے لئے حتی الوسع ایسے مواقع بھی مہیا کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ لیکن وہ منافق جنہوں نے ایک مقدس اور زکی انسان پر بہتانات باندھے۔ اگر وہ قبل اس کے جو ان کے دل روحانی بصیرت سے محروم ہوتے اور انکے قلوب نور کی بجائے تاریکی اور ظلمت کی آماجگاہ بنتے۔ تعصب و حسد کو گلدستۂ طاق و نسیان بنا کر غور کرتے۔ تو وہ باآسانی سمجھ سکتے تھے کہ وُہ اس انسان پر بہتان لگا رہے ہیں۔ جسے اللہ تعالےٰ رجس سے پاک قرار دیتا ہے جس پر تقدس اور پاکیزگی ناز کرتی ہے۔ اسکی تائید میں بھی میں آپکا ایک تاکیدی ارشاد جو مبلغین کو حضور نے دے رکھا ہے پیش کرتا ہوں اور وہ نامحرم عورتوں سے مصافحہ کی ممانعت ہے۔ یہ ممانعت اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے۔

کان لا یصافح النساء فی البیعۃ

(کنوز الحقائق بحوالہ مسند امام احمد بن حنبل)

کہ آپ بیعت کے وقت عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتے تھے اور طاؤس سے روایت ہے

306
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ مامست ید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ید امرأۃ الا امرأۃ یملکھا (ترمذی جلد۲) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہاتھ سوائے آپ کی مملوکہ کے کسی اجنبی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھُوا۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ انی لا اصافح النساء (کنوز الحقائق بحوالہ ابن سعد فی الطبقات) یعنی میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

یورپ میں جو عورتوں کو آزادی حاصل ہے۔ وہ یورپ کے سیاحین اور زائرین سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور اسی آزادی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ شام کے بعد اگر ہائڈ پارک یا ومبلڈن کامن میں جائیں۔ تو ایسے حیا سوز منظر دیکھنے میں آئیں گے۔ کہ الامان۔ اور آخری زمانہ کے متعلق ارشادِ نبوی ؐ کی صداقت کو بچشمِ خود ملاحظہ کر لیں گے۔ کہ اولادِ زنا کثرت سے ہوگی۔ حتیٰ ان الرجل لیغشی المرأۃ علےٰ قارعۃ الطریق اور زنا کو ایسی معمولی بات سمجھ لیا جائے گا۔ کہ چلتے رستوں پر تم کو زنا میں ملوّث لوگ نظر آئیں گے۔ بوسہ بازی اور مصافحہ تو ان کی تہذیب و تمدن کا ایک جزو ہے۔ جو مسلمان یورپ میں آتے ہیں۔ خواہ وُہ مصری ہوں۔ یا حجازی شامی ہوں یا ہندوستانی۔ سب عورتوں سے مصافحہ کرتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ لیکن اگر کسی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت انی لا اصافح النساء کا اختیار کیا ہے۔ تو وُہ صرف ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مقدس وجود ہے۔ جنہوں نے خود بھی ایسے مواقع پر انی لا اصافح النساء فرما کر مصافحہ سے انکار کر دیا۔ جبکہ دوسروں نے مصافحہ کیا۔ اور اسی طرح مبلغین کو بھی سختی سے اس پر عمل کرنے کی نصیحت فرمائی۔ کہنے والے کہدیتے ہیں۔ کہ مصافحہ کر لیا جائے۔ تو کیا ہو جاتا ہے۔ وُہ اسے ایک معمولی بات خیال کرتے ہیں لیکن میرے نزدیک یورپ کی بڑھتی ہوئی آزادی کو مدنظر رکھتے ہُوئے حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مبلغین اور جماعت کے دوسرے افراد پر یہ اتنا بڑا احسان ہے جسے وُہ ہرگز فراموش نہیں کر سکتے۔ حضور کا یہ تاکیدی ارشاد مبلغین کو بُرائی سے بچنے کے لئے ایک باڑ کا کام دیتا ہے کیونکہ جب انسان یہ سمجھتا ہو کہ مصافحہ تک نہیں کرتا۔ تو وُہ اس سے آگے کی بُرائی کی طرف قدم اٹھانے سے ہچکچائے گا۔ اور اگر یہ ممانعت نہ ہوتی۔ تو بہت ممکن تھا۔ کہ بعض وقت انسان کو اس سے بڑے گناہوں کی طرف اقدام کی جرأت ہوتی۔

پس ایسے مقدس انسان پر جو اپنے متبعین کے تزکیۂ نفس اور انہیں برائیوں سے بچانے کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کرتا ہے۔ گندے الزامات لگانا کسی شریف انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ نعوذ باللہ ان کی اخلاقی حالت اچھی نہیں۔ ایک بہت بڑا ظلم ہے ع

یہ خیال اللہ اکبر کس قدر ہے ناگوار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام

جیسا کہ میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ کہ آپ کے تقدس اور پاکیزگی کے باوجود ناپاک لوگوں نے آپ پر جو اتہامات لگائے۔ اس سے بھی آپ کی ایک رنگ میں صداقت ظاہر ہُوئی۔ کیونکہ آپ کو الہامات میں یوسف قرار دیا گیا تھا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام پر ایک عورت نے ازراہِ مکر الزام لگایا تھا۔ اسی طرح آپ پر بھی الزام لگایا جاتا۔ میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل الہام بھی اسی امر کی طرف اشارہ کرتا ہے:۔

"عورت کی چال۔ ایلی۔ ایلی لما سبقتانی بریت۔ واذ کففت بنی اسرائیل" (تذکرہ صفحہ ۵۴۰) یعنی ایک عورت جیسا کہ مستریوں کے فتنہ کے وقت ہُوا۔ چال چلے گی۔ اور ایک فتنہ برپا ہوگا۔

اس الہام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "یہ خیال گزرتا ہے واللہ اعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر مکر کرے۔ یعنی مرد میدان بن کر کارروائی نہ کرے۔ بلکہ چھپکر عورتوں کی طرح کوئی نقصان پہنچانا چاہے جس کا نتیجہ آخر بریت ہو۔ مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے۔ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ اس کے کیا معنے ہیں۔"

مستریوں کے فتنہ میں ایک عورت نے بھی مکر کیا۔ اور مستریوں نے بھی خفیہ طور پر شملہ وغیرہ کے دوستوں کو ورغلانا شروع کیا۔ جس کا آخر میں اظہار ہو گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے یوسف ؑ کے خلاف تدبیر کرنے والی عورت کے متعلق فرمایا۔ ان کیدکن عظیم۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے عورت کی چال کے الفاظ سے فتنہ کی عظمت کی طرف اشارہ فرمایا اس کے بعد اس حالت کو مدنظر رکھ کر دُعا کی گئی ہے۔ جو ایک رنگ میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ نہایت پیار کے تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔ کہ اے خدا۔ اے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ یعنی تیرے تو میرے متعلق وعدے ہیں۔ اور تو نے بہت سی بشارتیں دی ہیں۔ کہ وُہ مظہر الحق والعلاء ہوگا۔ اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ پس تو اپنے وعدوں کو یاد کر۔ اور میری نصرت اور تائید فرما۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم اپنے یوسف کی تائید و نصرت کر کے اس کی بریت ثابت کر دیں گے۔ جب وُہ فتنہ ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ تو اس کے بعد ایک فتنہ ایسا پیدا ہوگا۔ جو تمام جماعت کے خلاف ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل (یعنی جماعت احمدیہ) کو ظالموں کے شر سے بچالے گا۔ دُشمن ان کی جمعیت کے تشتت اور پراگندہ کرنے کے درپے ہوگا۔ لیکن اللہ تعالےٰ اُسے ناکام رکھیگا۔ چنانچہ جب مستریوں کا فتنہ فرو ہُوا۔ تو احرار اور حکومت کے بعض افسر جماعت کی مخالفت پر تل گئے وُہی قادیان جہاں ان دنوں میں جبکہ کانگرس کی تحریکات عدم تعاون وغیرہ زوروں پر تھیں۔ اور عطاء اللہ شاہ بخاری حکومت کو فرعونی حکومت قرار دے کر قید بھی ہو گئے تھے۔ کسی سپاہی کو رکھنے کی ضرورت محسوس نہ ہُوئی تھی۔ وہاں اُسی بخاری کو قادیان میں فحش گوئی کی اجازت دی گئی۔ اور ہر گلی کوچہ میں پولیس متعین کر دی گئی۔ بہرحال یہ ایک فتنہ تھا۔ جو جماعت کی قوت اور تنظیم کو توڑنے کے لئے اٹھایا گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو جو بنی اسرائیل کی طرح مظلوم تھی۔ ان کے شر سے بچا لیا۔

اس فتنہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک رؤیا بھی تھی۔ جو "تذکرہ" کے صفحہ ۵۱۴ پر درج ہے۔ جس کے وقوع کی تفصیل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک پمفلٹ کے ذریعہ جو تحریکِ جدید کی طرف سے شائع ہُوا تھا۔ فرما چکے ہیں۔ اس خواب میں احرار کی دو کانفرنسوں کی طرف بھی اشارہ تھا۔ جن میں سے ایک میں تو وُہ کامیاب ہو گئے۔ دوسری میں ناکام۔ چنانچہ دُوسری کانفرنس کرنے سے انہیں روک دیا گیا۔

ایک رؤیا

قبل اس کے جو ممانعت کا حکم جاری ہو۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا شہر ہے۔ اس کی ایک بلند عمارت کے برآمدے کے نیچے میں مولوی سرور شاہ صاحب کا انتظار کر رہا ہوں۔ کہ وُہ تشریف لائیں۔ تو ہم ٹرام میں سوار ہو کر جائیں۔ اتنے میں دو شیخ آئے۔ جو ننگے سر تھے۔ انہوں نے مجھے پکڑ لیا۔ اور اپنے ساتھ لے کر چلے گئے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ میرا کیا قصور ہے۔ جو تم نے مجھے پکڑا ہے وُہ مجھے ایک بازار میں لے گئے۔ جہاں بہت بھیڑ ہے۔ اتنے میں ایک چھوٹی سی مسجد نظر آئی۔ جس میں بازار کی طرف ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی۔ وُہ مجھے اندر لے جانا چاہتے تھے۔ لیکن وُہ پہلے خود اندر داخل ہو گئے اور میں وہاں سے واپس چلا آیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے تو آہستہ آہستہ چلاتا میرے متعلق کوئی شبہ نہ کرے۔ تھوڑی دور جا کر میں نے دوڑنا شروع کر دیا۔ اور پھر زمین سے کئی سو فٹ تک اوپر چلا گیا۔ اور میں اُڑ رہا ہوں اور بہت خوش ہوں کہ اب میں ان کے شر سے محفوظ ہو گیا ہوں۔ اسی حالت میں میری زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے وکفی اللّٰہ المومنین القتال۔ اس کے ساتھ ہی میں بیدار ہو گیا۔ اور میری زبان پر یہ کلمات جاری تھے۔ چونکہ یہ قرآنِ مجید کی ایک آیت کا حصہ تھے۔ جب میں نے قرآن مجید کھول کر دیکھا تو اس سے پہلے یہ الفاظ تھے۔ وردّ اللّٰہ الذین کفروا بغیظھم لم ینالوا خیرا وکفی اللّٰہ المومنین القتال وکان اللّٰہ قویاً عزیزا اللہ تعالےٰ نے کافروں کو ان کے غصہ سمیت واپس لوٹا دیا۔ یعنے ان کی دلی تمنا پوری نہ ہوئی۔ جس غصہ کو اپنے دل میں رکھ کر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ وہ ان کے دلوں میں رہ گیا۔ اور وُہ کوئی فائدہ یا بھلائی حاصل نہ کر سکے۔ اور اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو جنگ سے بچا لیا۔ یعنے ان کو مقابلہ کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑی۔ خود اللہ تعالےٰ نے ہی بھاگنے کے سامان پیدا کر دیئے۔ اور اللہ تعالےٰ قوی اور عزیز ہے۔ چنانچہ مماثلت کے حکم سے اور عطاء اللہ شاہ بخاری کے حکم ممانعت کی خلاف ورزی کرنے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویا کے مطابق اسے چھ ماہ کی قید کا حکم سنائے جانے سے احراریوں کی ہمت پست ہو گئی۔ اور احمدیہ جماعت کو جو ان کے کانفرنس کے انعقاد کی صورت میں مقابلہ کرنا پڑنا تھا۔ اس سے خدا تعالےٰ نے بچا لیا۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ جب بھی کوئی طاقت جماعت کی جمعیت اور نظام کو پراگندہ کرنا چاہے گی۔ اللہ تعالےٰ اسے اپنے فضل سے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے واذ کففت بنی اسرائیل میں وعدہ کیا ہے۔ اس کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اور اللہ تعالےٰ خلیفۂ وقت کی نصرت و تائید کر کے آپ کی تمام ان الزامات سے جو آپ کے حاسدین آپ پر لگائیں گے بریت فرمائے گا۔ ہمارا خلیفہ وہی ہے۔ جس کا نام اللہ تعالےٰ نے "محمود" (تعریف کیا گیا) رکھا ہے۔ اور وہی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پس میں ان اشخاص کو خالصۃً للّٰہ نصیحت کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس وقت فتنہ کی آواز اٹھائی ہے۔ کہ وُہ اب بھی گندے خیالات سے توبہ کریں۔ اور اپنی جانوں اور اپنی اولاد پر ظلم مت کریں۔ وُہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کو ہر شان میں یوسف ہی پائیں گے۔ اللھم اغفر لنا خطایانا وثبت قلبنا علیٰ دینک القویم۔ واحفظنا من جمیع انواع الشرور والآثام واجعلنا من انصار خلفاء مسیحک الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین۔

خاکسار جلال الدین شمس
از لنڈن

اَلْقُرْآن

میحائے زماں نے جب دکھائی
جمالی اور کبھی شانِ جلالی
نئی کر دی زمیں بھی آسماں بھی
بدل ڈالے وہ ایّام ولیالی
کمالات اسکے جب دیکھے تو فوراً
پکار اٹھے حسنؔ قالی و حالی
جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

حسنؔ رہتاسی

موعودہ فتنہ کے متعلق بعض اصحاب کے خواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے جناب مرزا رشید احمد صاحب کے دو خواب

جناب مرزا رشید احمد صاحب خلف حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے تین اگست کو نسیم آباد سے حسب ذیل مکتوب جس میں دو خواب بیان کئے گئے ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا جس پر قادیان پہونچنے کی ڈاک خانہ کی مہر ثبت ہے۔

سیدی و آقائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں خدا کے فضل سے بخیریت ہوں آپکی خیریت کا درگاہ رب العزت سے طالب ہوں۔ میں نے مورخہ ۲۰-۲۱ کی درمیانی شب بوقت چار بجے صبح مندرجہ ذیل خواب دیکھا۔ جو حضور کی اطلاع کے لئے عرض خدمت عالی کرتا ہوں۔

میں قادیان گیا ہوں جب میں فخر الدین صاحب ملتانی کی دوکان کے سامنے سے گزرنے لگا۔ تو میں نے شیخ عبد الرحمن صاحب مصری اور فخر الدین صاحب کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ مصری صاحب تو صاف نظر پڑے۔ مگر ملتانی صاحب ذرا دھندلکے میں نظر آئے۔ ان کے نزدیک دوکان میں اور باہر تختے کے اوپر بکروں کی سڑی گلی آنتیں اور غلاظت بکھری پڑی ہے۔ جس پر موٹی موٹی مکھیاں بھنبھنا رہی ہیں۔ اور بہت سخت بدبو آ رہی ہے میں جلدی سے وہاں سے گزر کر سیدھا مرزا گل محمد صاحب کے احاطہ میں چلا گیا۔ وہاں دیکھا کہ مرزا ارشد بیگ صاحب حسب معمول اپنے مذاقیہ رنگ میں مجھے خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم آپ کی انتظار میں ہی تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ فخر الدین کی دوکان پر بہت غلاظت پڑی ہے اور سخت بدبو آ رہی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس نے (فخر الدین نے) قادیان کے سب باشندوں کو تنگ کر رکھا ہے۔ اور لوگ اس سے سخت متنفر ہیں۔ اور کہا کہ اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ میں نے ان کو کہا۔ کہ آپکو اس بات کا کیا علم ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد پھر نیند کا غلبہ ہوا۔ اور میں سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت ہی خوبصورت باغ ہے۔ جس میں نہایت عمدہ سڑکیں بنی ہوئی ہیں۔ جن پر اعلےٰ اعلےٰ قسم کے پھول اور درخت لگے ہوئے ہیں۔ اور اس باغ میں مَیں ٹہل رہا ہوں ٹہلتے ٹہلتے جب میں ایک درخت کے پاس آیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے نیچے مرزا ارشد بیگ صاحب سفید لباس پہنے سر پر پگڑی رکھے کھڑے ہو کر خوب قہقہہ لگا رہے ہیں۔ میں نے حیرانگی سے پوچھا۔ کہ آپ اس باغ میں کیسے آ گئے۔ انہوں نے قہقہے میں ہی جواب دیا۔ کہ خدا نے مجھے بھی بخش دیا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے میں آپ کی ساری زندگی کو خوب جانتا ہوں۔ آپ ضرور چوری اندر گھس آئے ہیں۔ انہوں نے پھر قہقہہ لگا کر کہا کہ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس باغ میں کوئی بغیر اجازت اندر آ جائے۔ میں بھی دل میں سوچتا ہوں کہ یہاں تو اللہ تعالےٰ کا انتظام ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص چوری سے اندر آ جائے۔ اس پر میں نے ان کو کہا کہ اگر آپ بخشے گئے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ساری احمدی آبادی قادیان کی بخشی گئی ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے میرے کان میں آہستہ سے کہا کہ خدا نے سب کو بخش دیا ہے۔ مگر دو شخص نہیں بخشے

307
Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئے۔ ایک فخر الدین ملتانی اور دوسرا عبدالرحمٰن مصری اس کے بعد میں فوراً اُٹھ بیٹھا اور میری زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ کہ ان لوگوں کے لئے "آخری پیغام"

خاکسار مرزا رشید احمد

خلافت محمُود برحق ہے

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے آقا میں حلفیہ بیان کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں۔ کہ حضور کی خلافت برحق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا جب وصال ہوا۔ اور خلافت کے خلاف ایک فتنہ اور شور اٹھا۔ تو چونکہ عاجز کو مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب سے بہت عقیدت تھی۔ حضور کی بیعت کرنے سے کچھ کھٹکا۔ مگر دعا کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور جھکا۔ کہ وہی اس معاملہ میں میری دستگیری اور رہنمائی فرمائے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے بذریعہ خواب مجھ پر کھولدیا۔ کہ حضور کی خلافت برحق ہے۔ اور آپ بیعت کرنے میں ہی حقیقی نجات ہے۔

موجودہ فتنہ سے کچھ عرصہ پہلے عاجز نے خواب دیکھا۔ کہ قادیان میں بعض لوگوں نے حضور کی خلافت کے خلاف ایک فتنہ اور شور برپا کیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ علما یا مولوی کہلاتے ہیں۔ مگر میرے دل میں بڑے جوش سے ڈالا گیا۔ کہ یہ لوگ ناکام رہینگے۔ اور خائب وخاسر ہونگے حضور اور حضور کے متبعین ہی کامیاب وبامراد ہونگے۔

اس فتنہ سے چندروز پیشتر عاجز نے یہ خواب بھی دیکھا۔ کہ حضور ایک میدان میں کھڑے ہیں۔ جس کے ارد گرد بعض مکانات ہیں۔ بعض خدام مکانوں پر ہیں۔ اور بعض نیچے۔ آسمان پر سورج چمک رہا ہے۔ اور اس کی ساری روشنی شعاعوں کے ذریعہ سے ایک چکر پر آ کر پڑتی ہے۔ یہ چکر زمین سے اوپر فاصلہ پر ہے۔ اس چکر سے وہ ساری شعاعیں منعکس ہو کر حضور پر پڑتی ہیں گویا نور کی ایک بارش ہو رہی ہے۔ یہ روشنی اور شعاعیں جب سورج سے چکر پر پڑتی ہیں۔ تو ان میں تمازت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب چکر سے چھنکر حضور پر پڑتی ہیں۔ تو وہ ٹھنڈی اور نور کی طرح معلوم ہوتی ہیں۔ جیسے چاند کی روشنی۔ یہ نظارہ دیکھکر خاکسار کے دل میں ایک خاص انبساط اور جوش پیدا ہوا۔ اور بے اختیار منہ سے نکلا۔ کہ حضور روحانی بادشاہ ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے انوار کے مورد۔

کیا عجب کہ اللہ تعالےٰ کے جو وعدے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ سلطنتوں اور بادشاہوں کے ہیں۔ ان کے پورا ہونے کی ابتدا ہم حضور کے وجود باجود میں دیکھیں

خاکسار شیخ محمد حسین۔ ملتان شہر

ایک اہی شہادت ۲۴ سال پہلے کی

میرے آقا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض ہے۔ کہ اس وقت جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ زندہ تھے۔ میں نے ایک رویا دیکھا۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ جو کچھ میں بیان کر رہا ہوں۔ اس میں ذرہ بھی جھوٹ نہیں۔ اگر جھوٹ ہو تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔

میں نے دیکھا۔ کہ ایک میدان بنجر ہے۔ اس میں لوگوں کا مجمع ہو رہا ہے وہاں حضور والا تشریف لائے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک بہت موٹی گینڈی ہے۔ آپ نے اس گینڈی کو اوپر اٹھایا۔ جس طرح لڑکے کھیلتے وقت دوسری گینڈی پر مارتے ہیں۔ کوئی گز ڈیڑھ گز کے فاصلہ پر دو لکیریں کھینچی ہوئی ہیں۔ جونہی آپ نے گینڈی کو اٹھایا۔ بہت سے لوگوں نے مولوی محمد علی صاحب کو ان لکیروں کے درمیان پکڑ کر چت ڈالدیا۔ آپ نے فوراً گینڈی کو ان کے سر پر مارا اور وہ لکیر کے پاس سرک گئے۔ اس کے بعد دو تین آدمیوں نے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو پکڑ کر ان لکیروں کے درمیان چت ڈالدیا۔ پھر آپ نے اسی گینڈی کو اوپر اٹھایا۔ اور ان کے سر میں لگائی وہ بھی پار نکل گئے۔ یہ عمل کوئی دو تین بار ہوا ہوگا۔ میں نے دریافت کیا۔ کہ یہ کیا بات ہے کہ جب مولوی محمد علی صاحب کو پکڑ کر لکیروں کے درمیان ڈالتے ہیں۔ تو اس وقت بہت سے آدمی اُن کے ساتھ ہوتے ہیں۔ مگر جس وقت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو لکیروں کے درمیان ڈالتے ہیں۔ تو محض دو تین آدمی ہوتے ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا کہ مولوی محمد علی صاحب بڑے آدمی ہیں۔ اور عبدالرحمٰن مصری چھوٹے آدمی ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس کے چند یوم بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فوت ہوگئے۔ اور ان کے فوت ہونے پر جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان تشریف لے آئے۔ اور حضور کی بیعت میں داخل ہو کر واپس پٹیالہ آ گئے۔ جب شام کے وقت تمام جماعت کے دوست اکٹھے ہوئے تو ڈاکٹر صاحب نے بیعت کا ایک فارم نکالا۔ اور لوگوں سے دستخط لینے شروع کئے۔ میں نے بھی اس فارم پر دستخط کر دئے۔ مگر میرے ایک دوست جو کہ عرصہ سے میرے مکان میں میرے پاس ہی رہتے تھے کہنے لگے۔ کہ کچھ سوچ کر دستخط کرینگے۔ میں بار بار ان کو بتلاتا۔ کہ خلیفہ خدا مقرر کیا کرتا ہے۔ مگر وہ نہ مانے آخر تنگ آ کر میں نے خدا تعالےٰ سے دعائیں شروع کر دیں۔ تب ایک رات میں نے دیکھا۔ کہ ایک عالیشان مسجد ہے۔ جس کے اوپر لوگ جا رہے ہیں۔ اور نیچے کچھ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں۔ میں اوپر جانے کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر جس زینہ پر پاؤں رکھتا ہوں اس کی اینٹیں نیچے گر پڑتی ہیں۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں۔ مگر اینٹوں کے گرنے سے میں بھی نیچے گر جاتا ہوں۔ اتنے میں مستری وزیر محمد صاحب جو کہ مدت سے ہمارے پاس رہتے تھے۔ آئے اور اوپر چلے گئے اس وقت خواب میں مجھکو سخت درد پیدا ہوا۔ اور رو رو کر میں نے خدا کے حضور دعا کی۔ کہ یا الہٰی مجھ سے چھوٹا اور بعد میں احمدی ہونے والا تو اوپر چڑھ گیا۔ اور میں نیچے گرا جاتا ہوں۔ اے خدا رحم فرما۔ اور طاقت بخش تا کہ میں بھی اوپر کا نظارہ دیکھ سکوں۔ اس دعا کے بعد میں نے جب اوپر جانا چاہا تو میں تمام زینہ چڑھ گیا۔ اوپر جا کر کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک کمرہ نہایت ہی سجا ہوا ہے۔ جہاں سے بہت ہی خوشبو آ رہی ہے۔ جس سے دل و دماغ معطر ہوا جاتا ہے۔ اور دروازے کے آگے ایک خوبصورت چک بنی ہے جب میں نے چک کا تھوڑا سا سرا اٹھا کر دیکھا تو عجیب سرور حاصل ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ چار فرشتے انسانی صورت میں کھڑے ہیں۔ اور ان کے پروں پر قرآن مجید لکھا ہوا ہے ان چاروں کے درمیان حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ فرشتے تو کھڑے ہیں۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دوزانو بیٹھے ہیں اور حضور والا ان کے زانو پر آپ بچوں کی طرح بیٹھے ہیں۔ وہ فرشتے نہایت خوش الحانی سے یہ شعر پڑھ رہے ہیں۔ ؎

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلو علیہ و آلہ

یہ نظارہ دیکھکر میرا دل محبت سے پر ہو گیا۔ اور دل کو نہایت سرور حاصل ہوا۔ کچھ دیر کے بعد میں نیچے اتر آیا۔ اور تمام وہ لوگ جنہوں نے حضور کی بیعت نہیں کی تھی۔ کسی سے نہ ملا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی میں نے یہ ہر دو خواب چند دوستوں کے کہنے پر لکھے ہیں۔

خاکسار خدا بخش پٹیالوی عرف مومن از قادیان

فلسطین میں تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبابیر ۱۳ اگست۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) یہ عاجز کب اس لائق تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی کوئی خدمت بجا لاسکتا اسی کا فضل ہے کہ اس نے مجھے موقع بخشا۔ کہ میں یہ شرف حاصل کرسکوں۔ مجھے یہاں فلسطین میں آئے تقریباً دو ماہ ہوئے ہیں۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طور پر پیغام حق پہنچانے کا موقع دیا۔ گو فلسطین کی عام لغت اچھی طرح نہ سمجھ سکنے کے باعث اکثر اوقات دقت پیش آتی ہے۔ تاہم یہاں کے بعض احمدی احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر تبلیغ کا شوق بخشا ہے۔ ان کی وساطت سے یہ مشکل بھی دور ہو جاتی ہے۔ اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں خود بھی اچھی طرح بول چال لیتا ہوں

جبل الکرمل یہاں میری رہائش ہے۔ چونکہ یہود اور عیسائیوں کی آبادی ہے۔ اس لئے زیادہ تر انہی کو تبلیغ کا موقعہ ملتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو دفعہ حیفا جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ وہاں پر احمدی احباب نے اپنے بعض زیر تبلیغ احباب سے تعارف کرایا اور ان کو احمدیت کی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف مذاہب و خیالات کے لوگوں تک احمدیت کی حقیقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کا شرف حاصل ہوا۔

ایک نوجوان سے تبلیغی گفتگو

چونکہ کبابیر سے سمندر کا کنارہ بالکل قریب ہے۔ جہاں پر تقریباً ہر مذہب کے لوگ نہانے اور سیر کرنے کے لئے آتے رہتے ہیں خصوصاً اتوار کے دن جب کہ تمام ادارے اور محکموں میں چھٹی ہوتی ہے۔ بہت لوگ آتے ہیں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے تقریباً ہر اتوار کو بعض احمدی احباب کو ساتھ لے کر وہاں جاتا ہوں چونکہ وہاں ایسے ہی لوگ آتے ہیں جن کے نزدیک دین کی باتیں کرنا یا سننا اپنے آرام اور تعیش میں خلل ڈالنے کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے بہت کم ایسی روحیں ملتی ہیں جو ہماری باتوں کو گوش ہوش سے سننے کی کوشش کریں۔ اسی دوران میں ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان نوجوان کو تبلیغ کرنے کی توفیق دی وہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ نہا کر واپس جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ کہ میں نے وہاں پہنچ کر بات چیت شروع کر دی۔ جب اسے مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر دی تو کہنے لگا۔ کیا وہ آسمان سے اترے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہاں جس طرح تمام انبیاء آسمان سے اترتے آئے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی آسمان سے ہی اترے ہیں لیکن اگر آپ کی مراد یہ ہو جیسا کہ آپ کے علماء کا مذہب ہے۔ کہ وہ بجسد عنصری آسمان سے اترے ہیں تو حاشا وکلا وہ بجسد عنصری آسمان سے نہیں اترے۔ نہ کوئی بجسد عنصری آسمان پر جا سکتا ہے اور نہ اتر سکتا ہے۔ کہنے لگا لیکن قرآن کریم تو فرماتا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا اور احادیث میں آیا ہے کہ وہ آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہونگے میں نے کہا یہ ٹھیک نہیں۔ مگر قصور دراصل آپ نہیں بلکہ آپ کے مشائخ ہیں۔ جنہوں نے جو کچھ قرآن کریم اور احادیث کی طرف منسوب کر کے آپ کو سنایا آپ نے بغیر سوچے سمجھے قبول کر لیا۔ افسوس تو یہ ہے کہ آپ خود قرآن کریم پر غور کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم اترا ہی صرف علماء اور مشائخ کے لئے ہے۔ حالانکہ اگر آپ قرآن کریم پر غور کرتے۔ تو آپ کو اس مسیح علیہ السلام کی وفات پر شک و شبہ کرنے یا فی زمانہ اس کی انتظار کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ بعدہٗ اس کے سامنے قرآن کریم کی وہ آیات جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے رکھ کر حضرت مسیح علیہ السلام کا وفات پانا اور ان کی قبر کا ہندوستان میں موجود ہونا تفصیلی طور پر بتایا۔

اس کے بعد کہنے لگا دل اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ آپ کے عقائد سچے ہیں اور تمام دنیا کے مشائخ اور علماء جو ورثۃ الانبیاء ہیں ناحق پر ہیں اور قرآن کریم کے معانی سمجھنے کی استعداد نہیں رکھتے۔ ہم آپ کے مقابل پر اکثریت کو کیسے جھٹلا دیں میں نے عرض کیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مشکل کے وقت آپ کی رہنمائی ان الفاظ میں فرما چکے ہیں کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ اور آپ کے بعد آنے والے اولیاء و اقطاب نے بھی چودھویں صدی کے علماء کو بدترین مخلوق قرار دیا ہے تو پھر آپ کو علماء کے بارے میں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ دوسرے ہمارے سید و مولیٰ یہ بھی ہم کو خبر دے چکے ہیں کہ مہدی اور مسیح کی آمد کے زمانے میں مسلمانوں کے کئی فرقے ہو جائیں گے۔ اور کلھم فی النار الا فرقۃ واحدۃ۔ یہ حدیث ان معنوں کی بھی متحمل ہے کہ اس فرقہ واحدہ کی جو حق پر ہوگا۔ مسلمانوں کے تمام فرقے متفق ہو کر مخالفت کرینگے اور ان کے عقائد قبول نہیں کرینگے اندریں صورت یہ اعتراض آپ کا بذات خود احمدیت کی صداقت کا ثبوت ہے کہ آج دنیا کے تمام مسلمانوں کے مختلف فرقے ہمارے عقائد سے اختلاف رکھتے اور مخالفت کرتے ہیں اس کے بعد کہنے لگا۔ باتیں تو آپ کی اچھی ہیں لیکن اجنبی اور نئی ہونے کی وجہ سے ابھی دل قبول کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ بعدہٗ اس وعدے پر کہ میں انشاء اللہ کبابیر دار التبلیغ میں تحقیق کیلئے آؤنگا۔ رخصت ہو گیا۔ اسی طرح اور بھی چند اصحاب سے گفتگو کرنے کا موقع ملا اور ملتا رہتا ہے۔

ایک مشہور پادری سے گفتگو

جولائی کے شروع میں ایک دن میں اور جماعت احمدیہ کے دو نہایت مخلص نوجوان السید محمد الصالح صاحب اور السید شیخ حسین صاحب بصورت وفد تبلیغ کے لئے نکلے۔ ٹریکٹ اور رسالہ جات وغیرہ تقسیم کرتے جبل الکرمل کا ایک مشہور عیسائی پادری ابراہیم نامی اپنے گرجے کی طرف جاتا ہوا مل گیا۔ اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے متعلق بات چیت شروع ہو گئی۔ میرے پاس حضور علیہ السلام کی کتاب استفتاء موجود تھی اس میں سے ڈاکٹر ڈوئی کا مباہلہ اور اس کی ہلاکت کا ذکر کیا اس نے وعدہ کیا کہ میں اس کتاب کو پڑھوں گا باتیں کرتے کرتے اس کے گرجے میں چلے گئے وہاں بیٹھ کر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک اس سے گفتگو ہوتی رہی کہنے لگا اگر تمہیں نجات اور اخلاص کی تلاش ہے تو ہمارے مسیح پر ایمان لاؤ اور کہ ہر انسان خلقی بیمار ہے اور اس بیماری کا ڈاکٹر سوائے مسیح کے اور کوئی نہیں۔ میں نے کہا جو خود ہی بیمار ہو وہ دوسروں کو شفا کیا بخشے گا۔ کہنے لگا مسیح تو معصوم عن الخطاء ہے کیونکہ وہ اللہ کا نور ہے اور اس کا بیٹا ہے وغیرہ وغیرہ۔ میں نے کہا۔ مسیح کا بقول انجیل خود اقرار ہے۔ کہ "تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک تو ایک ہی ہے یعنی خدا"۔ یعنی مسیح خود نیک اور معصوم عن الخطاء ہونے کے دعویدار نہیں والمرء یوخذ باقرارہ۔ اس

کی اس نے یہ تاویل کی کہ مسیح کا اشارہ "نیک تو ایک ہی ہے" میں اپنی طرف ہے۔ لیکن اس کا عجز بالکل ظاہر تھا۔ پھر میں نے کہا مسیح آدم کی نسل سے ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو ضرور آپ کے نظریہ کے مطابق وہ بھی گنہگار ٹھہرتا ہے۔ پھر میں نے اس سے پوچھا۔ کیا آپ نے مسیح کو قبول کیا ہے یا نہیں۔ کہنے لگا میں تو قبول کروانے والا ہوں! میں نے کہا آپ سچ سچ بتائیے آپ مسیح پر ایمان لانے کے بعد خطاؤں اور گناہوں سے قطعی طور پر خلاصی پا گئے اور آپ نے کبھی گناہ نہیں کیا۔ کہنے لگا اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسیح پر ایمان لانے کے بعد فوراً ہی انسان نجات یافتہ ہو جاتا ہے۔ اور گناہوں سے پاک بلکہ جس طرح چھوٹا بچہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا ہے۔ اور کامل انسان بنتا ہے۔ اسی طرح مسیح پر ایمان کامل بھی بہت مدت کے بعد جا کر حاصل ہوتا ہے۔ میں نے کہا آپکو وہ کامل ایمان حاصل ہے۔ یا نہیں۔ اور آپ نجات یافتہ ہیں یا نہیں۔ اور کیا آپ مدت مقرر کر سکتے ہیں کہ اتنے وقت کے بعد انسان کامل نجات حاصل کرتا ہے اور گناہ نہیں کرتا۔ اس گفتگو کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ اور پہلو بدلتے ہوئے کہنے لگا۔ میں آپ بھائیوں کی کیا مہمان نوازی کروں۔ اور نوکر کو کھانا لانے کے لئے کہا میں نے کہا ہم کو اس کھانے کی حاجت نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں وہ روحانی کھانا کھلائیے۔ جو آپ کے مسیح نے آپکو کھلایا ہے۔ کہنے لگا وہ تو میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ آپ نے قدر نہیں کی۔ میں نے کہا اگر یہی وہ روحانی مائدہ ہے جو آپ کا فرضی مسیح لے کر آیا۔ تو پھر ہمیں اس باسی طعام کی حاجت نہیں۔ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا تازہ کھانا آسمان سے نازل کیا ہے جس سے ہم ہر وقت لذت اٹھاتے ہیں۔ اور آئیے ہم آپ کو بھی اس کی دعوت دیتے ہیں اس کے بعد چونکہ ان کی میٹنگ کا وقت آ گیا اور لوگ جمع تھے۔ اس لئے ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔

غرض اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے فضل سے طالبانِ حق کو احمدیت کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔

مکرم برادرم مولانا محمد سلیم صاحب کے ساتھ بھی حسب استطاعت ان کے کاموں میں ان کی مدد کرتا ہوں۔ مدرسے کے بعض طلباء کو اردو پڑھاتا ہوں۔ اور احمدیت کے نقطۂ نگاہ کے ماتحت قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھاتا ہوں۔

درخواست دعا

بالآخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں نہایت عاجزی سے عرض کرتا ہوں۔ کہ میری ذاتی قابلیت سے احباب واقف ہیں۔ مجھ میں اتنا علم نہیں ہے کہ میں اس کے ذریعہ کوئی کام کر سکوں ہر لحاظ سے بے سروسامان ہوں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی پر بھروسہ نہیں۔ میرے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ میری ہر میدان میں مدد اور نصرت کرے اور پیش از پیش خدمات دین کی توفیق دے اور وہ روحیں جن تک پیغام حق پہونچ رہا ہے۔ ان کو خدا حق و باطل میں فرق کرنے کی استعداد عطا فرمائے۔ اللھم آمین

خاکسار محمد صدیق مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید مقیم فلسطین

ریویو

رسالہ "محشر خیال" دہلی

اس نام کا ایک ماہانہ جناب عبد اللہ صاحب فاروقی کی ادارت میں دہلی سے شائع ہوتا ہے ۴۸ صفحہ حجم ٹائیٹل باتصویر مگر باوجود اس کے سالانہ قیمت ایک روپیہ (عہ) اس گرانی کے زمانہ میں اتنا سستا رسالہ شائد ہی کوئی اور ہو سیاسی۔ تاریخی اور ادبی لٹریچر پوری محنت اور کوشش سے مہیا کیا جاتا ہے۔ شائقین اپنے نام جاری کرا کر اسکے مضامین سے لطف اندوز ہوں

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی آنکھوں پر بغض و عداوت کی پٹی

عداوت محمود میں انبیاء کرام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اور

خدا تعالیٰ کی توہین کا ارتکاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں "میاں صاحب کو شائد یاد نہیں رہا ایک دفعہ انہیں اسی نوجوانی میں الہام ہوا تھا۔ انک تھدی من احببت کہ بے شک تو جسے چاہے ہدایت دے سکتا ہے......اب ظاہر ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم سے بھی بڑھکر جناب میاں صاحب کو مرتبہ اور انعام دیا گیا"۔

مگر یہ ایسا ہی اعتراض ہے۔ جو آریہ و عیسائی مخالفین اسلام ایاک نعبد و ایاک نستعین پر کیا کرتے ہیں۔ کہ اس میں خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عبادت کرنے اور آپ سے مدد مانگنے کا ذکر کیا ہے۔ جو جواب ان کو دیا جاتا ہے وہی اس موقع پر پیش کیا جاتا ہے۔ جس طرح ایاک نعبد و ایاک نستعین میں قل محذوف ہے۔ یعنی یہ خطاب اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اسی طرح انک تھدی من احببت میں مخاطب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نہیں۔ بلکہ آپ کی طرف سے خدا تعالیٰ کو خطاب کیا گیا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نے ایک طرف ابتدائی زمانہ میں ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کہکر بتایا کہ آپ کو کسی وقت ایسا مقام و منصب دیا جائے گا۔ جس سے دو گروہ متبعین اور منکرین ہو جائیں گے۔ تو دوسری طرف ابتدائے زمانہ میں آپ کی طرف سے خدا کی جناب میں یہ عرض کیا گیا۔ کہ اے خدا لوگوں کو میری طرف ہدایت کے لئے اور میری اتباع کے لئے کھینچ کر لانا تیرے ہی منشا اور مرضی پر منحصر ہے۔

"ان الذین اتبعوک الخ" کا الہام وہ ہے جس کی نسبت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی خطبہ میں جس پر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اعتراض کر رہے ہیں۔ یہ بھی فرما دیا تھا۔ کہ

"خدا تعالیٰ نے الہاماً میری زبان پر یہ کلمات جاری کئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھوں سے ایک کاپی پر لکھ لئے"۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کو اپنی کاپی میں درج فرما کر دو باتوں کو نمایاں فرمایا۔

اول یہ کہ حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ حضور کی نظر میں اس وقت بھی ایسی زندگی بسر کر رہے تھے۔ کہ آپ کو سچے الہامات ہو سکتے تھے۔

دوم:۔ یہ کہ اس کے الہامی ہونے میں کوئی شک نہیں تھا۔

پس اس الہام کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ پر اعتراض کرنا دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کرنا ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب اس سے بھی بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نہ معلوم آپکی کس ادا پر فریفتہ تھا کہ وہ وعدے جو وہ اپنے محبوب مقربین سے کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا ہے۔ وہ لڑکپن ہی میں آپ پر کرنے لگا اور جو انعام اپنے اولوالعزم رسولوں اور ماموروں پر کیا کرتا ہے۔ وہ لڑکپن ہی میں آپ پر کرنے لگا۔ . . . . اور مزہ یہ کہ اس وقت کا واقعہ ہے۔ جب میاں صاحب ابھی لڑکپن یا عنفوان شباب میں سے گزر رہے تھے۔ اس سے یہ ٹھوکر لگتی ہے۔ کہ بغیر کسی عمل اور عبادت اور علم اور معرفت اور زہد اور ریاضت کے بھی کبھی خدا تعالےٰ یونہی بلا وجہ کسی کے ساتھ محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ اس طرح جس طرح بنی آدم میں لوگ ایک دوسرے پر بلا وجہ فریفتہ ہو جایا کرتے ہیں اور پھر بغیر کسی لحاظ اعمال و عبادات کے خدا اندھا دھند اپنے اس محبوب پر انعامات کرنے لگ جایا کرتا ہے۔ اگر یہی وارفتگی اور اندھیر گردی اللہ میاں کے گھر میں بھی ہے تو پھر کسی مظلوم کو نعوذ باللہ خدا سے انصاف کی کیا امید باقی رہ گئی۔ کیونکہ ممکن ہے وہ ظالم خدا کا محبوب ہو کیا خوب کسی شاعر نے کہا ہے کہ ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد
وہ بھی افسوس تیرا چاہنے والا نکلا

اور اگر اللہ میاں کے ہاں یہ اندھیر گردی نہیں اور اس کی ذات ان باتوں سے پاک اور بالا تر ہے تو پھر ماننا پڑے گا۔ کہ میاں صاحب کے مذکورہ بالا الہامات حدیث نفس ہیں خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے؟

(پیغام صلح ۲۱ر جولائی ۱۹۳۷ء)

ناظرین یہ سطور پڑھیں۔ اور ڈاکٹر صاحب کی عقل و دانش اور علمی قابلیت کا نوحہ کریں۔ کینہ و عداوت نے ان کی عقل و فکر پر ایسا پردہ ڈال رکھا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی ذات پر مذاق اڑانے سے بھی باز نہیں رہ سکتے۔ اور جو منہ میں آتا ہے۔ کہتے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ جس زندگی کو وہ ہدف طعن و تشنیع بنا رہے ہیں۔ اس کے متعلق ان کے حضرت امیر مولوی محمد علی صاحب کی تحریر سے یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ وہ نہایت پاکیزہ تھی۔ اتنی پاکیزہ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اسے مخالفین کے سامنے بطور نمونہ پیش کیا۔ اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ٹھہرایا۔ مگر آج ڈاکٹر بشارت احمد ارذل العمر کی منازل طے کرتے ہوئے ان سب باتوں کو بھول گئے ہیں

مگر قطع نظر اس سے کہ ہم "بغیر عمل اور عبادت اور علم اور زہد اور ریاضت کے؟ "اندھا دھند" کسی پر خدا کے انعامات کرنے کے قائل ہیں یا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے سامنے ان کے "حضرت امیر" کی کھلی اور واضح تحریرات رکھتے ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ بغیر کسی قسم کے اعمال کے خود بخود نبوت جیسا انعام جسے چاہے عطا کر دیتا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں

(۱) "یہ ایک اصولی غلطی ہے۔ اس لئے کہ نبوت محض موہبت ہے اور نبوت میں انسان کی جد و جہد اور اس کی سعی کو کوئی دخل نہیں۔"

(بیان القرآن ص۹)

(۲) "خود اللہ تعالےٰ نے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کے ماتحت جب چاہتا کسی کو نبوت و رسالت کے منصب پر کھڑا کر دیتا تھا۔"

(بیان القرآن ص۱۰)

(۳) منصب رسالت کسی کو کوشش سے یا دعا سے نہیں ملتا بلکہ یہ ایک امر وہبی ہے جسے خدا چاہتا ہے دے دیتا ہے۔"

(بیان القرآن ص۱۷)

(۴) بذریعہ ایمان۔ بذریعہ اطاعت بذریعہ اعمال صالحہ کسی کا نبوت کے مرتبہ پر پہنچ جانا اس کا ذکر قرآن کریم میں کہیں نہیں ملے گا۔"

(بیان القرآن ص۳۳۲)

اب ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بغیر "ایمان" "اطاعت" "اعمال صالحہ" کے مقام نبوت و رسالت کا مل جانا بھی "اللہ میاں کے گھر میں" "وارفتگی اور اندھیر گردی" تھی یا نہیں (نعوذ باللہ) اور کیا آپ ہی کے الفاظ میں بتغیر قلیل یہ "ماننا پڑے گا کہ ان تمام انبیاء کرام کے **الہامات حدیث نفس** ہیں خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے؟" (نعوذ باللہ) یہ سب کچھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی عداوت میں کہا جا رہا ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں "خدا جانتا تھا کہ بہت سے نافہم مذمت کرنے والے پیدا ہونگے اس لئے اس نے اس کا نام محمدؐ رکھ دیا جب کہ آنحضرت شکم آمنہ عفیفہ میں تھے۔ تب فرشتہ نے آمنہ پر ظاہر ہو کر کہا تھا۔ کہ تیرے پیٹ میں ایک لڑکا ہے جو عظیم الشان نبی ہوگا۔ اس کا نام محمد رکھنا۔"

(اشتہار واجب الاظہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۴ر نومبر ۱۹۰۰ء ص۳)

اسی طرح خدا تعالےٰ نے جانتا تھا کہ بہت سے نافہم مذمت کرنے والے پیدا ہونگے۔ اس لئے مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا۔"

(سبز اشتہار حاشیہ ص۲۱)

خاکسار:۔ سید احمد علی مولوی فاضل

جموں میں ہندوؤں کا ایجی ٹیشن

جموں ۲۳ر اگست۔ گزشتہ رات سے آج دوپہر تک ایک درجن سے زیادہ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ جن میں آٹھواں ڈکٹیٹر مسٹر حویلی رام بھی شامل ہے گزشتہ شب ایک ایجنٹ نے کونسل سے اجازت طلب کر کے کشمیر کی طرف سامان بھیجنے کی غرض سے لاریوں میں مال لادنا شروع کیا۔ لیکن بہت سے رضاکاروں نے اسے اس کام سے روکنا چاہا۔ جس پر پولیس کی امداد طلب کی گئی۔ دو رضاکاروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور باقی ماندہ رات کے ۲ بجے منتشر کر دئے گئے۔ دو مواقع پر رضاکاروں نے پولیس کے خلاف آوازے بلند کئے۔ عصر کے وقت . . استنبہ گرہی عورتیں رگھوناتھ مندر کے اندر داخل ہوئیں۔ پولیس نے مندر کا محاصرہ کر لیا۔ اور سات گھنٹوں کے بعد عورتوں کو جانے کی اجازت دی گئی۔

ایک بہن کی سفارش

میں اپنی ان بہنوں سے جن کی صحت خراب رہتی ہے۔ پرزور سفارش کرتی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ درد سے یا رک رک کر آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض رہتی ہے سر درد کرتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت چاہتی ہیں تو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ احمدی کی مجرب دوا بنام راحت منگا کر استعمال کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپکی تمام تکالیف رفع ہو جائینگی قیمت مکمل خوراک دو روپے محصول ۸ر کل ہے ملنے کا پتہ:۔ اے ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah
309

یوم فلسطین منانے کی تجویز

۱۶ علماء کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ مجلس عمل آل انڈیا فلسطین کانفرنس نے ۳ ستمبر آل انڈیا یوم فلسطین قرار دیا ہے۔ اس دن شاندار مظاہرے کئے جائیں۔ اور جلسے کرکے رائل کمیشن کی رپورٹ پر اظہار نفرت و ناراضگی کیا جائے۔ آخر میں استدعا کی گئی ہے۔ کہ اس آواز پر ہندوستان کے تمام مقتدر اشخاص اور کل اسلامی جماعتیں لبیک کہیں اور اسلامی زندگی کا ثبوت دیں۔

AMRAT BUTI REG

امرت بوٹی رجسٹرڈ

سینکڑوں بندگان خدا اور مایوس مریض غلط کار نوجوان اس بنگالی دوا سے مستفید ہو رہے ہیں۔ دماغ جریان کثرت احتلام سرعت کی بیماری کو جڑھ سے اکھاڑ ڈالتی ہے۔ برین ٹانک دافع بواسیر ہے وزن کو بڑھاتی۔ تازہ خون پیدا کرتی ہے ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ امرت طلا ۲/۱۲ ۵۰ گولی کی شیشی بغیر امرت طلا عہ امرت طلا شیشی کلاں عہ خورد ۸

منیجر احمدیہ یونان فارمیسی رجسٹرڈ کینٹ جالندھر

ضرورت رشتہ

ایک شریف گھرانے کی معزز تعلیم یافتہ سلیقہ شعار اور دیندار لڑکی کے لئے موزون رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا مخلص احمدی اور برسر روزگار ہونا چاہیئے قادیان میں مستقل سکونت رکھنے کے خواہشمند اصحاب کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت بنام۔ م معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل ہو۔

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ؎ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ؎ دشمن کا بھی جہاں میں گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانی دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پروردہ اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کرکے یہ دواخانہ حضور حکیم الامۃ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا اب دواخانہ ہذا عالیجناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔ آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رضی اللہ عنہ کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوکر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔ نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں

باسمہٖ سبحانہٗ

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں۔ وہ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیۃً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی مارالحم خاص فرلیمو ساحب روح الذہب نبیذ عنبی وغیرہ پہاڑی علاقوں۔ اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب وہوا گرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے۔

شادی اور شادمانی کیلئے زندگی بخش جام عنبرین ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزاء بہت قیمتی ہیں۔ یہ طیور کے دماغ انکے سخاع انثیین اور بیش قیمت ادویہ عنبر کیلشیم گلیسر فاسفیٹ اور وٹیمین (جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے۔ اعضائے رئیسہ دل دماغ کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں۔ جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے۔ اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی اور خاص طور پر انہیں کیلئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت النسانی پیدا ہو جائے گی۔

عنبرین کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے صنفی کمزوری انفلوانیز اضعف دل اعصبی کمزوری نکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا نیند نہ آنا۔ لاغری گردہ ضعف وغیرہ کے لئے یہ اکسیر اعظم ہے نفیس لذیذ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنے والے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے۔ اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کے لئے کفایت کرتی ہے۔ للعہ۔ علاوہ محصولڈاک

خمیرہ زمردی اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اس کے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچ کر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلاء وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے۔ اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کرکے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک اور فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ دماغ تر و تازہ رہتا قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں۔ دل کی دھڑکن۔ کمزوری بیچینی گھبراہٹ قلق و اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے۔ چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا۔ سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا شاندار اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کا چکرانا دماغ کا بھاری رہنا۔ دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اس کے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض قے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مفید شے ہے۔ جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کیلئے ہم نہایت فخر کیساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ گرم آب وہوا اور گرم ملک میں رہ کر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ خوراک دو ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے۔ تین روپے بارہ آنہ (سے)

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اڑیسہ ۲۳ اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر نے اسمبلی کے سپیکر کی تنخواہ ۵۰۰ روپیہ ماہوار مقرر کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ صوبہ بہت غریب ہے۔ سپیکر نے شکریہ کے ساتھ تنخواہ منظور کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ صوبہ کے حالات اجازت نہ دیں گے تو یہ بھی نہیں لیا کروں گا۔

شملہ ۲۳ اگست ۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے دو تین پراونشل گورنمنٹوں کی ان درخواستوں کو نا منظور کر دیا ہے کہ ان سے متعلق سیاسی قیدیوں کو انڈیمان سے واپس بلا لیا جائے اس نے اعلان کیا ہے کہ جب تک قیدی بھوک ہڑتال ترک نہیں کرینگے وہ اس معاملے میں کچھ بھی نہیں کریگی

شملہ ۲۳ اگست ۔ آج اسمبلی میں انڈیمان کے قیدیوں کے متعلق بہت سے سوالات دریافت کئے گئے۔ جن کے جواب میں گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ قیدیوں کے متعلق روزانہ وائرلیس کے ذریعہ اطلاع منگائی جایا کرے گی۔ اور بلیٹین شائع کیا جایا کرے گا۔

کلکتہ ۲۳ اگست ۔ افواہ پھیل رہی تھی۔ کہ انڈیمان میں ایک سیاسی قیدی جس نے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی مرگیا ہے۔ اس پر مسٹر سرت چندر بوس لیڈر کانگرس پارٹی نے سر ناظم الدین ہوم منسٹر سے خط لکھ کر دریافت کیا۔ تو سر ناظم الدین نے جواب دیا کہ انہیں کوئی اطلاع نہیں آئی۔

لکھنؤ ۲۳ اگست ۔ یو۔پی گورنمنٹ نے آج مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ جب سے کانگرس منسٹری نے گورنمنٹ کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لی ہے۔ تب سے ان قیدیوں کو جن کو تشدد آمیز جرائم کے لئے سزائیں دی گئیں۔ رہا کرنے کے سوال پر گورنمنٹ غور کر رہی تھی۔ جن جرائم کے لئے ان قیدیوں کو سزائیں دی گئیں بلاشبہ وہ بہت شدید تھے لیکن گورنمنٹ کو یقین ہے کہ ان کا ارتکاب ذاتی مقاصد کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ ایک ایسی پالیسی کو چلانے کے لئے کیا گیا تھا۔ جس میں تشدد کرنا بھی شامل ہے گورنمنٹ محسوس کرتی ہے کہ کوئی بھی گورنمنٹ اس قسم کے متشددانہ واقعات کی اجازت نہیں دے سکتی۔ اور اس کا فرض ہے کہ ان واقعات کو روکے لیکن گورنمنٹ کو یقین ہے کہ یہ قیدی ایسے افعال پھر نہیں کریں گے۔ کیونکہ اب وہ ان طریقوں پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ اس یقین کے ساتھ گورنمنٹ نے ان کی باقی سزا کو معاف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ باقیوں کے کیس پر غور ہو رہا ہے۔

کراچی ۲۳ اگست ۔ خان عبدالغفار خان نے آج صبح کراچی کے جرنلسٹوں کو شاردا مندر میں انٹرویو کا موقع دیا۔ جب ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ صوبہ سرحد میں پہنچنے کے بعد ان کا پروگرام کیا ہوگا۔ تو خان صاحب نے جواب دیا کہ اس کا فیصلہ پشاور پہنچ کر کروں گا۔

کلکتہ ۲۱ اگست ۔ آج اسمبلی میں گورنمنٹ نے بیان کیا۔ کہ انڈیمان میں بھوک ہڑتالیوں کی تعداد ۲۲۵ تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں سے تین کی حالت نازک ہے۔

لنڈن ۲۳ اگست ۔ "لنڈن کرانیکل" کا سپیشل نامہ نگار روم سے لکھتا ہے۔ کہ مسولینی کے خلاف آج کل پولیٹیکل اور فوجی حلقوں میں بغاوت ہو رہی ہے۔ جس کی رہنمائی بادشاہ کا لڑکا پرنس اوپیڈا کر رہا ہے۔

رنگون ۱۸ اگست (بذریعہ ہوائی ڈاک) رنگون اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے گورنمنٹ آف برما کے ہوم منسٹر نے بیان کیا کہ ملک معظم کے یوم پیدائش کی خوشی میں برما جیلوں سے ۲۵۸ اور انڈیمان سے ۴۴ سیاسی قیدی رہا کئے گئے ایک ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم منسٹر نے مزید کہا کہ رہا شدہ قیدیوں میں سے ۲۹۶ بغاوت برما کے دوران میں گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے تھے

مدراس ۲۲ اگست ۔ مدراس لیجسلیٹو اسمبلی کے ایک ممبر نے اسمبلی کے اگلے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک بل کا نوٹس دیا ہے۔ جس کی غرض وغایت یہ ہے کہ مندروں اور عبادت گاہوں اور دیگر پبلک مقامات پر جانوروں کی قربانی خلاف قانون قرار دیدی جائے۔

کراچی ۲۳ اگست ۔ یہاں کے کانگرسی حلقوں کا خیال ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کے کانگرس کے آئندہ صدر بننے کے امکانات زیادہ ہیں۔

پونچھ ۲۱ اگست ۔ گذشتہ ایک ماہ سے پونچھ شہر اور جملہ تحصیلات میں ملیریا خوفناک شکل میں پھوٹ پڑا ہے۔ اس وقت تمام ریاست میں قریباً ۸۰ ہزار آدمی اس بیماری میں مبتلا ہیں۔

پٹنہ ۲۳ اگست ۔ آج صوبہ کے مختلف دیہات سے ۲۰ ہزار کسان پیدل، ریلوں یا کشتیوں کے ذریعہ شہر میں داخل ہوئے۔ بابو راجندر پرشاد نے ان کو یقین دلایا۔ کہ اب جب کہ کانگرس نے حکومت قائم کر لی ہے وہ ضرور تمہاری تکالیف رفع کرے گی۔ اس کے بعد وہ اسمبلی ہال کے باہر گئے۔ جہاں وزیر اعظم نے ان سے ملاقات کی۔ اور انہیں ہر طرح کی خدمت کا یقین دلایا۔

شنگھائی ۲۳ اگست ۔ جاپانی فوجی افسر نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت شنگھائی کے گرد ۵۰ ہزار جاپانی افواج جمع ہو گئی ہیں۔ ان کی تعداد چینی فوجوں سے زیادہ ہے۔ اس اعلان میں یہ لکھا ہے کہ چینی حملوں کو پسپا کر دیا گیا ہے۔ جن میں چینیوں کا بہت بھاری نقصان ہوا ہے۔

جموں ۲۲ اگست ۔ آج صبح پرائم منسٹر سری نگر چلے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ روانگی سے پیشتر انہوں نے کہا۔ کہ جب تک وہ لیڈر اور والنٹیر جو جیل میں ہیں۔ معافی نہ مانگیں گے انہیں رہا نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی زیر سماعت قیدیوں کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں گے جب تک کہ وہ اظہار افسوس نہ کریں گے

کرڈیانوالہ ۲۲ اگست ۔ سوامی اُتلانند کو گورنر جموں کے حکم سے بغاوت پھیلانے کے جرم میں ریاستی پولیس نے حدود ریاست سے باہر نکال دیا ہے۔ اور آئندہ حدود ریاست میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی ہے

دہلی ۲۳ اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ چیف کمشنر دہلی نے دہلی کنٹونمنٹ بورڈ میں انتخاب کا طریق جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس غرض کے لئے انتخابی قواعد کا مسودہ شائع کر دیا گیا ہے۔ جس پر آئندہ ۲۰ اکتوبر کو یا اس کے بعد غور کیا جائے گا۔ ان قواعد کے رو سے ۴ وارڈ بنا دیئے جائیں گے انتخاب کا طریق مشترکہ ہوگا۔ جن اشخاص کی ۱۲ ماہ سے چھاؤنی میں رہائش ہوگی۔ اور ۱۰۰ روپے سالانہ ٹیکس دیتے ہونگے یا کم از کم ۳۶ روپے کرایہ وصول کرتے ہونگے وہ ووٹ دے سکیں گے۔

کلکتہ ۲۳ اگست ۔ کلکتہ میں آج کل سخت بارش ہو رہی ہے۔ شہر کے بازاروں میں آج صبح پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ وسطی کلکتہ میں کئی جگہوں پر ۴ فٹ پانی پہنچ گیا۔ پچھلے ۲۴ گھنٹوں سے متواتر موسلا دھار بارش کی وجہ سے موٹروں اور گاڑیوں کی آمد و رفت بالکل بند ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پچھلے دس سال سے اتنی زبردست بارش کبھی نہیں ہوئی۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی